تفسیر کلمہ توحید

لا إله إلا الله

شیخ محمد بن عبد الوہاب التمیمی رحمہ اللہ

ترجمہ اور حاشیہ: ابو مریم اعجاز احمد

پیشِ لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۂ توحید اسلام کا پہلا رکن ہے جس کے اقرار کے بغیر کوئی شخص دائرۂ اسلام میں نہ داخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس کا کوئی عمل عند اللہ مقبول ہو گا۔ اس کلمہ سے وہی شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے جو اس کے معنیٰ کو جانتا ہو گا اور اس کے عملی تقاضوں کو پورا کرے گا۔ اس کا علم حاصل کرنا شرف کی بات ہے اور اس کے مطابق عمل کرنا دنیوی و اخروی سعادت اور کامیابی کا باعث ہے۔ اس کلمۂ توحید کی اہمیت، فضیلت اور لوگوں کو اس کے تعلیم کی حاجت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے شیخ محمد بن عبد الوھاب التمیمی رحمہ اللہ کے اس مختصر مگر نہایت ہی مفید رسالے: تفسیر کلمۃ التوحید کا اردو ترجمہ کیا گیا ہے۔ بعض جگہوں پر عبارت کی توضیح کے لئے مترجم نے حاشیہ بھی لگا دیا ہے اور بعض شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کے اس رسالے کی شرح سے لیا گیا ہے۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو علمِ نافع اور عملِ صالح کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اعمال کو قبولیت بخشے۔

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

ابو مریم اعجاز احمد

۲۲ ذوالحجہ ۱۴۳۹ھ

پٹنہ

www.ahlulathar.net

www.ahlulathar.net

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ سے لا الہ الا اللہ کے معنیٰ کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا:

جان لو! اللہ تم پر رحم کرے، کہ یہی کلمہ فرق کرنے والا ہے کفر اور اسلام کے بیچ [1] اور یہی کلمۂ تقویٰ ہے [2] اور یہی عروۃ الوثقیٰ ہے [3]، اور یہی وہ کلمہ ہے

---

[1] کیونکہ اسی کلمے کے اقرار سے کوئی دائرۂ اسلام میں داخل ہوتا ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

[2] جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوى وَكانُوا أَحَقَّ بِها وَأَهْلَها وَكانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيماً (جب کہ ان کافروں نے اپنے دل دلوں میں حمیت کو جگہ دی اور حمیت بھی جاہلیت کی، تو اللہ نے اپنے رسول پر اور مومنین پر اپنی طرف سے تسکین نازل فرمائی، اس نے مسلمانوں کو تقوے کی بات پر جمائے رکھا اور وہ اس کے اہل اور زیادہ مستحق تھے اور اللہ اس چیز کو خوب جانتا ہے۔ (سورۃ الفتح:۲۶)۔ کلمۃ التقویٰ سے مراد لا الہ الا اللہ ہے کیونکہ جو اسے خالص اللہ کے لئے کہے گا اس سے وہ جہنم کی آگ سے بچے گا۔

[3] یعنی جس نے اس کلمے کا اقرار کر لیا اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:=

www.ahlulathar.net

جسے ابراہیم علیہ السلام نے اپنے پیچھے چھوڑا تھا[1]۔

اس کلمے سے یہ مراد نہیں کہ اسے زبان سے (صرف) پڑھ لیا جائے اس کے معنیٰ کو بغیر جانے ہوئے، کیونکہ منافقین بھی اسے کہتے تھے جبکہ وہ جہنم میں کفار سے بھی زیادہ نچلے طبقے میں ہونگے، اس کے باوجود یہ کہ وہ نماز پڑھتے تھے، روزہ رکھتے تھے اور صدقہ بھی دیتے تھے۔

= لَا إِكْراهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقى ....الآية (یعنی دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں، سیدھی راہ ٹیڑھی راہ سے ممتاز اور روشن ہوچکی ہے۔ اس لئے جو شخص اللہ کے سوا دوسرے معبودوں کا انکار کے اللہ پر ایمان لائے اس نے مضبوط کڑے کو تھام لیا ہے۔۔۔۔(سورۃ البقرۃ:۲۵٦)

[1] جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں اللہ کا فرمان ہے: وَإِذْ قالَ إِبْراهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَراءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ ﴿﴾ إِلاَّ الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ ﴿﴾ وَجَعَلَها كَلِمَةً باقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (اور جب ابراہیم نے اپنے والد سے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ میں ان چیزون سے بیزار ہوں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ سوائے اس ذات کے جس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے ہدایت بھی دے گا۔ اور (ابراہیم) اسی کو اپنی اولاد میں بھی باقی رہنے والی بات قائم کر گئے تا کہ لوگ آئندہ بھی اسی (کلمۂ توحید) کی طرف رجوع کریں (الزخرف:۲٦تا۲۸)

www.ahlulathar.net

بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس کلمے کی معرفت دل سے ہو اور اس سے محبت ہو اور اس کے پڑھنے والے سے بھی محبت ہو، اور اس کی مخالفت کرنے والے سے بغض اور دشمنی ہو۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا: **من قال لا إله الا الله مخلصا** (یعنی جو لا الہ الا اللہ اخلاص کے ساتھ کہے) اور ایک روایت میں ہے: سچے دل سے اور ایک لفظ میں ہے: **مَنْ قال لا إِلهَ إِلاَّ اللَّهُ محمدا رسولُ اللَّه، وَكَفَرَ بِما يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ**[1]

(جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور کفر کیا ہر اس چیز (کی عبادت) کا جس کی عبادت اللہ کے سوا کی جاتی ہے)۔ اور اس کے علاوہ اور دلائل ہیں جو اس بات پر دلالت کرتے ہیں کہ اکثر لوگ اس کلمے کی گواہی (کے معنی) سے جہالت میں ہیں اور یہ جان لو کہ اس کلمے میں: نفی (انکار) اور اثبات (ثابت کرنا ہے)[2]۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی الوھیت[3] کے سوا تمام کی الوھیت کی نفی (انکار) ہے۔

---

[1] مسلم: کتاب الایمان ۲۲

[2] کلمہ توحید نفی (انکار کرنے) اور اثبات (ثابت کرنے) پر مشتمل ہے۔ اس میں لا الہ میں نفی ہے تمام معبودانِ باطلہ کی اور الا اللہ میں اثبات ہے صرف اللہ کے مستحقِ عبادت ہونے کا۔

[3] الوھیت: یعنی عبادت

www.ahlulathar.net

مخلوق میں سے (چاہے کوئی بھی ہو) یہاں تک کہ محمد ﷺ اور فرشتے بھی یہاں تک کہ جبرائیل (بھی عبادت کے لائق نہیں)، تو ان کے علاوہ کا تو کہنا ہی کیا جو اولیاء یا صالحین میں سے ہیں۔ تو جب تم نے یہ سمجھ لیا: تو اس الوھیت (عبادت) پر غور کرو جسے اللہ نے صرف اپنے لئے ثابت کی ہے اور اس کی نفی محمد ﷺ اور جبرائیل علیہ السلام سے کی ہے تو جو ان کے علاوہ اولیاء اور صالحین میں سے ہیں تو ان کے بارے میں تو پوچھنا ہی کیا کہ ان کے لئے رائی کے برابر بھی کچھ ہو! [1]

تو جب تم نے یہ جان لیا، تو (یہ بھی) جان لو کہ یہ الوھیت ہے جسے ہمارے زمانے کے عوام لوگ: سِر[2] اور ولایت کا نام دیتے ہیں، تو الہ کا معنی (ان کے نزدیک) ایسا ولی ہے جس میں کوئی بھید یا سر ہو، اور انہیں کو وہ لوگ فقیر یا شیخ[3] اور عام لوگ انہیں السید[3] (پیر صاحب) وغیرہ کہتے ہیں۔

---

[1] یعنی ان کا عبادت میں کوئی حصہ نہیں، نہ رائی کے دانے کے برابر نہ ہی اس سے کم

[2] سر یعنی بھید کی چیزیں ہیں جو عوام الناس کے پہنچ سے باہر ہیں

[3] ہمارے ملکوں میں آج کل عام طور پر صوفی شیخ کو شاہ صاحب اور السید کو پیر صاحب کہا جاتا ہے۔ اور کبھی عام لوگ ان سب کو پیر صاحب بھی کہتے ہیں۔

www.ahlulathar.net

یہ اس لئے کہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ اللہ نے بعض اولیاء کو اپنے نزدیک ایک مقام و منزلت عطا فرمایا ہے تاکہ لوگ ان کی طرف متوجہ ہوں، ان سے امید باندھیں اور ان سے فریاد کریں، یہ انہیں اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ بناتے ہیں۔ تو جو ہمارے زمانے کے اہلِ شرک گمان کرتے ہیں: کہ یہ (اولیاء) ان کے واسطہ ہیں انہیں کو پہلے کے مشرکین الہ کہتے تھے۔ تو واسطہ حقیقت میں الہ ہی ہے۔ لہذا کسی شخص کا لا الہ الا اللہ کہنا ہی واسطے کی تردید و نفی کرنا ہے۔ اگر تم اس مسئلہ کو اچھی طرح جاننا چاہتے ہو، تو یہ دو چیزون کو جاننے سے ہو گا۔

پہلی چیز: کہ تم یہ جان لو کہ وہ کفار جن سے نبی ﷺ نے جنگ کیا، جنہیں قتل کیا اور جن کے مال کو غنیمت سمجھا اور جن کے خون کو حلال مانا، جن کی عورتوں کو لونڈیاں بنایا، وہ اللہ کے بارے میں توحیدِ ربوبیت کا اقرار کرتے تھے۔ اور وہ یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں، نہ ہی کوئی رزق دینے والا، نہ زندگی دینے والا اور نہ موت دینے والا اور نہ ہی کسی کام کی تدبیر کرنے والا ہے سوائے اللہ کے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُلْ مَنْ يَرْزُقُكُمْ مِنَ السَّماءِ وَالْأَرْضِ أَمَّنْ يَمْلِكُ السَّمْعَ وَالْأَبْصارَ وَمَنْ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُدَبِّرُ الْأَمْرَ فَسَيَقُولُونَ اللَّهُ فَقُلْ أَفَلا تَتَّقُونَ [1]

---

[1] سورۃ یونس: ۳۱

www.ahlulathar.net

(آپ کہہ دیجئے کہ وہ کون ہے جو تم کو آسمان اور زمین سے رزق پہنچاتا ہے یا وہ کون ہے جو کانوں اور آنکھوں پر پورا اختیار رکھتا ہے، اور وہ کون ہے جو زندے کو مردے سے نکالتا ہے اور مردے کو زندے سے نکالتا ہے اور وہ کون ہے جو تمام کاموں کی تدبیر کرتا ہے؟ ضرور وہ (مشرکین) یہی کہیں گے کہ: اللہ۔ تو ان سے کہئے کہ پھر کیوں نہیں ڈرتے۔). اور یہ بہت ہی بڑا اور اہم مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم اس بات کو جان لو کہ کفار ان تمام باتوں کی گواہی دیتے تھے، اور ان کا اقرار کرتے تھے، مگر اس کے باوجود ان چیزوں سے وہ اسلام میں نہیں داخل مانے گئے اور نہ ہی اس سے ان کے خون یا مال حرام ہوئے حالانکہ وہ صدقہ دیتے، حج اور عمرہ کرتے، عبادتیں کرتے، اور اللہ کے خوف سے حرام چیزوں کو چھوڑ دیتے۔

دوسری چیز یہ کہ جس چیز کی وجہ سے وہ کافر ہوئے، اور ان کے خون اور مال حلال ہوئے وہ یہ ہے کہ وہ توحیدِ الوہیت[1] کی گواہی نہیں دیتے تھے، اور وہ یہ ہے کہ: اللہ کے سوا کسی

---

[1] توحیدِ الوھیت: یعنی توحیدِ عبادت: یعنی اللہ کو اکیلے عبادت کے لائق ماننا۔ توحید کی تین قسمیں ہیں: توحیدِ ربوبیت، توحیدِ الوھیت اور توحیدِ اسماء وصفات۔ مشرکین عام طور سے توحیدِ ربوبیت کو مانتے تھے جیسا کہ آگے ذکر آئے گا مگر توحیدِ الوھیت کو نہیں مانتے تھے۔

www.ahlulathar.net

اور کو نہ پکارا جائے، اور نہ ہی اللہ وحدہ لا شریک لہ کے سوا کسی اور سے امید باندھی جائے اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی اور سے فریاد کیا جائے اور نہ ہی اللہ کے سوا کسی اور کے لئے ذبح کیا جائے اور نہ ہی کسی اور کی نذر مانی جائے، (یہ تمام) نہ ہی کسی مقرب فرشتے سے اور نہ ہی کسی بھیجے ہوئے نبی سے کیا جائے۔ تو جس نے بھی اللہ کے سوا کسی اور سے فریاد کیا تو اس نے کفر کیا، اور جس نے بھی غیر اللہ کے لئے ذبح کیا یا نذر مانی تو اس نے بھی کفر کیا اور اسی طرح اور عبادتوں کا بھی معاملہ ہے۔

ان سب کا خلاصہ یہ کہ تم یہ جان لو کہ وہ مشرکین جن سے اللہ کے نبی ﷺ نے جنگ کی وہ فرشتوں کو، عیسیٰ علیہ السلام کو، عزیر کو اور ان کے علاوہ دیگر اولیاء کو پکارتے تھے، جس کی وجہ سے اللہ نے انہیں کافر قرار دیا اس کے باوجود کہ وہ اس بات کا اقرار کرتے تھے کہ اللہ ہی خالق، رازق اور تمام کائنات کی تدبیر کرنے والا ہے[1]۔ تو جب تم نے لا الہ الا اللہ کا معنی جان لیا اور یہ بھی جان لیا کہ جس نے بھی ان امور کے لئے اپنا دلی تعلق کسی نبی یا فرشتے سے جوڑا یا اس سے فریاد کی تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا، اور یہ وہی کفر ہے جس کی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے مشرکین سے جہاد کیا تھا۔

---

[1] یہ ہے ان مشرکینِ مکہ کا توحیدِ ربوبیت کا اقرار

www.ahlulathar.net

اگر مشرکین میں سے کوئی یہ کہے کہ ہم جانتے ہیں کہ اللہ ہی خالق، رازق اور تمام کائنات کے امور کی تدبیر کرنے والا ہے، لیکن یہ نیک بزرگ (صالحین) اللہ کے مقرب ہیں، جنہیں ہم پکارتے ہیں، ان کے لئے نذر مانتے ہیں اور ان (کی قبروں) پر حاضری دیتے ہیں، ان سے فریاد کرتے ہیں کیونکہ اس کے ذریعے ہم صرف اللہ کے یہاں اپنا جاہ و مرتبہ اور شفاعت چاہتے ہیں، ورنہ یہ تو ہم جانتے ہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہی تمام کائنات کی تدبیر کرنے والا ہے!

تو تم اس سے یہ کہو کہ تمہارا یہ کہنا ہی تو ابو جہل اور ان جیسے کفار کا دین ہے۔ وہ تو عیسیٰ، عزیر، فرشتوں اور اولیاء کو اسی لئے پکارتے تھے جیسا کہ اللہ کا فرمان ہے:

وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ أَوْلِيَاءَ مَا نَعْبُدُهُمْ إِلاَّ لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللَّهِ زُلْفَى

(اور جن لوگوں نے اس کے سوا اور اولیاء بنا رکھے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ ہم ان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ یہ (بزرگ) اللہ کی نزدیکی کے مرتبہ تک ہماری رسائی کرا دیں [1])

---

[1] سورۃ الزمر: ۳

www.ahlulathar.net

اور اللہ کا فرمان ہے:وَيَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هؤُلاءِ شُفَعاؤُنا عِنْدَ اللَّهِ (اور یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر ایسی چیزوں کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں نقصان پہنچا سکیں اور نہ ان کو نفع پہنچا سکیں اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں)

لہذا اگر تم اس بات پر اچھی طرح غور کروگے تو یہ جان لوگے کہ کفار اللہ کے بارے میں توحیدِ ربوبیت کی گواہی تو دیتے تھے اور وہ یہ ہے کہ اللہ کو اکیلا پیدا کرنے والا، رزق دینے والا اور تدبیر کرنے والا مانتے تھے، اور وہ عیسیٰ علیہ السلام اور فرشتوں اور اولیاء کی طرف اس لئے متوجہ ہوتے اور ان سے لو اس لئے لگاتے کہ وہ ان کو اللہ تک رسائی کرا دینگے اور اللہ کے یہاں وہ ان کی شفاعت کریں گے۔ تم یہ بھی جان گئے کہ کفار خاص کر نصاریٰ میں ایسے لوگ بھی تھے جو دن رات عبادت کرتے، دنیا سے بے تعلقی رکھتے، جو دنیاوی مال انہیں مل جاتا تو اسے بھی صدقہ کر دیتے، لوگوں سے الگ تھلگ راہب خانوں میں رہتے مگر اس کے ساتھ ہی وہ کافر، اللہ کے دشمن اور ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہوئے اس وجہ سے جو انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے علاوہ دیگر اولیاء کے بارے میں عقیدہ رکھا ہوا تھا جس کی وجہ سے وہ انہیں پکارتے، ان کے لئے ذبح کرتے اور ان کے لئے نذریں مانتے۔ تم پر یہ بھی بات اس سے واضح ہو گئی کہ بہت

www.ahlulathar.net

سارے لوگ اس حقیقت سے دور ہیں اور تم پر یہ بات بھی واضح ہو گئی جو کہ رسول اللہ ﷺ کے اس قول کا معنیٰ ہے: کہ اسلام شروع میں اجنبی تھا اور یہ عنقریب پھر سے اجنبی ہو جائے گا جیسا کہ یہ شروع میں تھا[1]۔

لہذا اللہ سے ڈرو اے میرے بھائی۔ اپنے دین کی اصل کو شروع سے آخر تک مضبوطی سے پکڑو، اس کی بنیاد اور اس کی سب سے اہم چیز کو، جو کہ لا الہ الا اللہ کی گواہی ہے، اس کے معنیٰ کو جانو، اور اہلِ توحید سے محبت کرو اور انہیں اپنا بھائی بناؤ گرچہ وہ تم سے دور ہی کیوں نہ ہوں۔ طاغوت کا انکار کرو اور ان سے دشمنی رکھو اور جو ان طاغوت سے محبت کرے یا ان کی طرف سے تم سے بحث کرے یا اس سے کفر نہ کرے یا یہ کہے کہ میں طاغوت کے بارے میں کچھ نہیں کہتا کیوں کہ مجھ پر اس کے تئیں کچھ واجب نہیں یا یہ کہے کہ اللہ نے مجھے ان کا مکلف نہیں بنایا ہے تو ایسوں سے بغض رکھو کیونکہ اس نے اللہ پر جھوٹ اور بہتان باندھا ہے، بلکہ اللہ نے انہیں اس بات کا مکلف بنایا ہے اور ان پر یہ فرض کیا ہے کہ وہ ان طاغوت کے ساتھ کفر کریں اور ان سے برأت کا اظہار کریں، گرچہ وہ ان کے بھائی یا اولاد ہی کیوں نہ ہوں، تو اللہ کے واسطے، اپنے دین کی بنیاد

---

[1] جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں ہے: بَدَأَ الإِسْلامُ غَرِيبًا ، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا (مسلم:۱۴۵)

www.ahlulathar.net

سے چمٹ جاؤ اور ایسا کرنے پر امید ہے کہ تم اپنے رب سے اس حالت میں ملو گے کہ تم اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے۔ اے اللہ ہمیں مسلمانوں کی وفات دے اور ہمیں صالحین کے ساتھ شامل کر دے۔ اسی پر ہم اپنے کلام کو ختم کرتے ہیں: جس آیت کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے، جس سے تم پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ہمارے زمانے کے مشرکین کا کفران مشرکین کے کفر سے زیادہ بڑا تھا جن سے اللہ کے رسول ﷺ نے جہاد کیا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَإِذا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فِي الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُونَ إِلاَّ إِيَّاهُ فَلَمَّا نَجَّاكُمْ إِلَى الْبَرِّ أَعْرَضْتُمْ وَكانَ الْإِنْسانُ كَفُوراً (اور سمندروں میں تمہیں مصیبت پہنچتے ہی جنہیں تم پکارتے تھے وہ سب گم ہو جاتے ہیں سوائے اللہ کے، پھر جب وہ تمہیں خشکی کی طرف بچا لاتا ہے تو تم منھ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ہی ناشکرا ہے[1])۔

تو اللہ تعالیٰ نے کفار کے بارے میں یہ ذکر کر دیا ہے کہ جب انہیں مصیبت اور تکلیف پہنچتی تو وہ سرداروں اور مشائخ کو چھوڑ دیتے، نہ انہیں پکارتے اور نہ ہی ان سے فریاد

---

[1] سورۃ بنی اسرائیل: ٦٧

www.ahlulathar.net

کرتے بلکہ اپنی عبادتوں کو اللہ اکیلے کے لئے خالص کر دیتے جس کا کوئی شریک نہیں، اور اسی سے فریاد کرتے اور اسی کی اکیلے عبادت کرنے لگتے مگر جب آسانی آجاتی تو اللہ کے ساتھ شریک کر دیتے۔ جبکہ تم ہمارے زمانے کے مشرکین کو دیکھو گے، اور ان میں سے شاید بعض علم کے دعوے دار بھی ہوں، اور ان میں زہد و اجتہاد اور عبادت گزار ہونے کے مدعی بھی ہونگے کہ جب انہیں تکلیف و مصیبت پہنچتی ہے تو غیر اللہ سے فریاد کرتے ہیں جیسے معروف[1] اور عبد القادر جیلانی سے اور اسی طرح زید بن خطاب اور زبیر (رضی اللہ عنہما) اور رسول اللہ ﷺ سے فاللہ المستعان! اور اس سے بھی بڑھ کر تو یہ ہے کہ یہ لوگ طاغوتوں سے اور کفار و سرکشوں تک سے فریاد کرتے ہیں جیسے شمسان، ادریس (اشقر)، یوسف[2] اور ان جیسے لوگوں سے۔ واللہ اعلم۔

---

[1] یعنی معروف کرخی.

[2] شمسان، ادریس اشقر، یوسف: یہ تمام طاغوتوں کے نام ہیں جو ریاض (نجد) کے علاقے میں شیخ محمد بن عبد الوھاب رحمہ اللہ کی دعوت کے قبل موجود تھے۔

www.ahlulathar.net

أهل الأثر

www.ahlulathar.net

www.ahlulathar.net